پاکستان

انسانی حقوق کے لیے جدوجہد کرنا عبادت ہے۔ بشپ آف لاہور

کیتھولک بشپ آف لاہور ڈاکٹر الیگزینڈر جان ملک نے "یوم برائے بنیادی انسانی حقوق" کے موقع پر اپنے ایک بیان میں کہا کہ انسانی حقوق کے لیے جدوجہد کرنا عبادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کو ترقی کا دور کہا جاتا ہے مگر دنیا کے مختلف ممالک میں جس طرح انسانی حقوق پامال کیے جا رہے ہیں' اس سے ترقی کے مفہوم کی نفی ہوتی ہے۔ بشپ آف لاہور نے بالخصوص کشمیری عوام کی جدوجہد کا ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ہی "ایسے قوانین کی مذمت کی جو اقلیتوں اور بچوں کو حقوق سے محروم کرتے ہیں۔" (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۱ء)

پنجاب کے بلدیاتی انتخابات (دسمبر ۱۹۹۱ء)

صوبہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کی تاریخ ایک بار ملتوی ہونے کے بعد دوبارہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء رکھی گئی مگر اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے۔ سالک کو' جو حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھتے ہیں' اس تاریخ سے اتفاق نہیں تھا کیونکہ "یہ ایام مسیحیوں کے تہوار کے ہوتے ہیں" اور مسیحی امیدوار الیکشن کے لیے بھرپور کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے انتخابات ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا' بصورت دیگر پانچ ہزار مسیحیوں کا احتجاجی جلوس نکالنے اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کیا جس سے صدر مملکت خطاب کر رہے تھے۔ (روزنامہ جنگ' راولپنڈی۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۹۱ء) جے۔ سالک کے نقطہ نظر کی حمایت میں مسیحی افراد کے اکادکا بیانات بھی سامنے آئے مگر بلدیاتی اداروں کی اقلیتی نشستوں پر انتخاب لڑنے والے بدستور میدان میں جمے رہے۔ ۱۵ دسمبر کو جے۔ سالک کی قیادت میں لاہور سیکریٹریٹ سے ایک جلوس نکالا گیا جس میں " مسیحیوں کی ایک خاصی تعداد نے شرکت کی" (روزنامہ جنگ' راولپنڈی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء) مظاہرین نے کالے جھنڈے اور بینر اٹھا رکھے تھے۔ بینروں

پر ''کرسمس کے موقع پر الیکشن نامنظور'' ''ہم اپنے مذہبی تہوار کو انتخابات کی نذر نہیں ہونے دیں گے'' اور '' مسیحی قوم مردہ نہیں' زندہ ہے'' کے نعرے درج تھے۔ جے۔ سالک نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے انتخابات کے ملتوی کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''۲۸ دسمبر کو انتخابات منعقد کرانے کے لیے حکومت کو پہلے جے۔ سالک کو گرفتار کرنا ہو گا اور اس کے بعد تمام مسیحی برادری کو بھی گرفتار کر کے ہی حکومت اپنے مقاصد حاصل کر سکے گی۔'' (روزنامہ پاکستان' لاہور ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء)

۱۵ دسمبر کو ''اقلیتی محاذ برائے مساوی حقوق'' کے صدر پطرس غنی نے جناب جے۔ سالک کے احتجاجی مظاہرے سے مختلف قسم کے مظاہرین سے خطاب کیا۔ انہیں اس بات پر اعتراض تھا کہ ''وزیراعلیٰ پنجاب نے بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کے بعد یہ بیان دیا تھا کہ انتخابات غیرجماعتی ہوں گے لیکن میئر لاہور نے اقلیتی مسلم لیگی ہم خیال امیدواروں کا اعلان کر کے وزیراعلیٰ پنجاب کے بیان کی نفی کی ہے۔ ایک دوسرے مقرر جناب یونس بھٹی نے اسے انتخابات میں دھاندلی سے تعبیر کیا۔ (روزنامہ پاکستان' لاہور۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جے۔ سالک نے احتجاجی جلوس کے بعد ۲۱ دسمبر کو دوبارہ جلوس نکالنے کے لیے مسیحی ووٹروں سے اپیل کی۔ اس بار انہوں نے کہا کہ ''یہ احتجاجی جلوس سفید پرچموں کا ہو گا جو امن' صلح اور سلامتی کی علامت ہو گا۔'' (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء) ۲۱ دسمبر کو لاہور میں جلوس نکالا گیا اور جے۔ سالک نے کہا ''بلدیاتی انتخابات ملتوی کیے جائیں ورنہ میں ۲۴ دسمبر کو ریگل چوک میں صلیب پر زندہ لٹک جاؤں گا۔'' یا ''پھر انتظامیہ مجھے گرفتار کر لے۔'' (روزنامہ پاکستان' لاہور۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جناب جے۔ سالک کو مسیحی اقلیت کی جزوی تائید حاصل رہی' تاہم ان سے اختلاف رکھنے والوں کا اپنا نقطہ نظر تھا۔ اس پس منظر میں جناب گلزار چوہان مدیر ''کاتھولک نقیب'' (لاہور) کا نقطۂ نظر ملاحظہ ہو:

''اگرچہ صوبہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کا اعلان ہونے کے ساتھ ساتھ امیدواروں نے

کاغذات نامزدگی بھی جمع کروا دیے ہیں لیکن ابھی تک انتخابات کے انعقاد کے بارے میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ وہ امیدوار جو اپنی انتخابی مہم پر وقت اور سرمایہ لگا چکے ہیں' نہیں چاہتے کہ وہ ایسے برباد ہو جائے لیکن بعض دور کی کوڑی لانے والے حضرات اسے حکومت کے لیے بہت بڑا چیلنج سمجھتے ہیں اور آخری وقت پر انتخابات کے ملتوی ہو جانے کی پیش گوئی کر رہے ہیں۔ وہ کو آپریٹو اداروں کے بحران' اے پی سی کے حرکت میں آنے' پی ڈی اے کی تحریک' کھر کے لوگوں کو سڑکوں پر لانے کی دھمکی کے علاوہ جے۔ سالک کے نعرہ "بلدیاتی انتخابات ملتوی کرو۔" کی گرہ لگا کر اپنی رائے کو پتھر پر لکیر قرار دیتے ہیں بلکہ اب تو انہیں وینا حیات کے ساتھ زیادتی پر تمام حلقوں کی طرف سے سراپا احتجاج بن جانے کا ایشو بھی ہاتھ لگ گیا ہے۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ آیا یہ وجوہات بلدیاتی انتخابات کے ملتوی ہونے کا سبب بن سکتی ہیں یا نہیں' ہماری رائے میں یہ انتخابات ضروری ہیں کیونکہ یہ مقامی سطح کی قیادت کے لیے تربیت اور تجربہ کا حصہ ہیں۔ ان سے نہ صرف پرانی قیادت کی پرکھ ہوتی ہے بلکہ نئی قیادت کو موقع ملتا ہے۔۔۔ (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب' لاہور۔ ۱۶۔۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جناب جے۔ سالک کے احتجاجی مظاہروں اور بیانات کا جب کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو انہوں نے ۲۴ دسمبر کو اپنے آپ کو فیصل چوک (شارع قائداعظم لاہور) میں صلیب پر باندھ لیا۔ صلیب پر باندھے جانے سے پہلے انہوں نے کہا کہ "جس طرح بھوک ہڑتال کرنا جمہوری عمل کا حصہ ہے اور احتجاج کا ایک ذریعہ ہے اسی طرح میں مسیحیوں کے مذہبی جذبات کے احترام میں سولی پر لٹک رہا ہوں۔" (روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جہاں بعض مسیحیوں نے ان کی تائید کی' وہیں ان کی مخالفت میں آوازیں بھی اٹھیں۔ مسیحی اصلاحی تنظیم کے صدر اقبال ظفر سالک نے کہا کہ جے۔ سالک اپنے سیاسی مفاد کے لیے مسیحا کی طرح مصلوب ہو کر مسیحی مذہب کے ماننے والوں کے دلوں کو مجروح کرنے کی جرات کر رہے ہیں۔ اس

وقت جب پوری قوم الیکشن کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی تہوار کرسمس کو پورے جذبے اور شان و شوکت سے منانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ یہ احتجاج بہت پہلے کرنا چاہیے تھا مگر وہ اب کر رہے ہیں۔ (روزنامہ پاکستان' لاہور۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء) ۲۵ دسمبر کو تقریباً ۴ بجے جے۔ سالک کو گرفتار کر لیا گیا۔

پاکستان کرسچن کانگرس کے صدر جناب ناظر ایس۔ بھٹی نے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "جے۔ سالک نے مقدس صلیب کو استعمال کر کے مسیحی تعلیمات اور ان کے تقدس کی توہین کی ہے۔" (روزنامہ جنگ' کراچی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء) انہوں نے مزید کہا کہ وہ سالک کے خلاف مقدمہ درج کرائیں گے۔ اسی طرح کرنل ایل۔ کے ٹریسلر نے کہا کہ "کرسمس کے موقع پر جعلی طور پر مصلوب ہونا دین عیسائیت کا مذاق اڑانے کی کوشش ہے اور جے۔ سالک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے جو کفر ہے۔" (روزنامہ جسارت' کراچی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جے۔ سالک کا احتجاج اور مسلسل احتجاج

اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے۔ سالک ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے خلاف بطور احتجاج مصلوب ہوئے۔ حکومت پنجاب نے انہیں گرفتار کر لیا اور بعد میں رہا کر دیا۔ انتخابات ہو گئے۔ اقلیتی نمائندوں نے بھی بلدیاتی نشستیں سنبھال لیں ہیں مگر احتجاج اور پریس کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان نیشنل کرسچن پارٹی کے سیکرٹری جنرل جناب جوزف فرانسس نے "۲۵ دسمبر کو کرسمس کے موقع پر صلیب کی بے حرمتی کرنے' اقلیتوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مسیحیوں کو بھنگی اور کمینہ کہہ کر ان کی تذلیل" کرنے پر اسسٹنٹ کمشنر لاہور کینٹ' ایس۔ پی' لاہور کینٹ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی ہے۔ (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

خود جناب جے۔ سالک نے دوبارہ ٹاٹ کا لباس پہن لیا ہے جو انہوں نے تقریباً" ایک سال پہلے قومی اسمبلی میں تلاوت قرآن سے کارروائی کا آغاز کرنے پر چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے پریس کو بتایا ہے کہ وہ "آئندہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں سر میں راکھ ڈال کر ننگے پاؤں حکومت کے ظلم و تشدد